قرآنی بیان

وِلایَت و کرامت

(پارہ 11، سورۂ یونس 62)

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجد کے لئے

08-August-2025

جمعۃ المبارک کا بیان

(For Islamic Brothers)

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجِد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجِد کے لیے
08اگست،2025ء(13صفر شریف،1447ھ) کے جمعۃُ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام

(پارہ:11،سورۂ یونس:62)

وِلایَت و کرامت

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿...اولیائے کرام کی شان — صفحہ:5
✿...وِلاَیت ختمِ نبوت کی دلیل ہے — صفحہ:12
✿...کرامت معجزے کا فیضان ہے — صفحہ:19
✿...قرآن وحدیث میں کرامت کا بیان — صفحہ:19

پیشکش
اَلْمَدِيْنَةُ الْعِلْمِيَة
Islamic Research Center
(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

FOR FEEDBACK
(+92) 315 2692 786

GET MORE SPEECHES
(+92) 310 8882 033

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے سب سے آخری نبی، مُحَمَّدِ عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:

اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً

قیامت کے دِن لوگوں میں میرے قریب ترین وہ شخص ہو گا، جس نے دُنیا میں مجھ پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھا ہو گا۔[1]

دل میں ہو میرے جائے مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
سر میں رہے سَودائے مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
خوف ہے گر کچھ روزِ جزا کا دل میں جما کر نام خدا کا
وِرد کرو اسمائے مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْکَرِیْم (اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ (پارہ:11، یونس:62)

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

❶ …ترمذی، ابواب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم، صفحہ:144، حدیث:484۔

❷ …قبالۂ بخشش، صفحہ:160-161 ملتقطاً۔

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان : سن لو! بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

داتا حُضُور کا مُخْتَصَر تعارُف

پیارے اسلامی بھائیو! 20 صفر شریف کو برِّ صَغیر پاک و ہند کی مشہور و معروف ہستی، ولیوں کے سردار، حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃُ اللہِ علیہ کا عُرسِ پاک ہوتا ہے ❁ داتا صاحِب سیّد زادے بھی ہیں ❁ بے مثال عالِم بھی ہیں ❁ اور اعلیٰ درجے کے وَلِیُّ اللہ بھی ہیں ❁ حضرت مُجَدِّدِ اَلْف ثانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک شہر لاہور برِّ صَغیر کے تمام شہروں میں قُطب شہر ہے،(1) اس شہر کی خیر و برکت برِّ صَغیر کے تمام شہروں میں پھیلی ہوئی ہے۔

ڈاکٹر اقبال نے اَشعار کی صُورت میں آپ کا تعارُف بہت پیارے اَنداز میں کروایا ہے۔ لکھا ہے:

سَیِّدِ ہُجْوِیْر مَخْدُومِ اُمَمْ | مَرْقَدِ اُوْ پیرِ سَنْجَرْ رَا حَرَمْ

مفہوم: ہجویر کے سیّد اور مُسلمانوں کے آقا (حضرت علی ہجویری) جن کا مزار حضرت مُعینُ الدّین چشتی سَنْجری کے لیے ایک مُقدّس مَقام تھا۔

بَنْدْ ہَائے کُہْسَار آسَان گُسِیْخَت | دَرْ زَمِیْنِ ہِنْد تُخْمِ سَجْدَہ رِیْخَت

مفہوم: اُنھوں نے پہاڑوں کے مشکل راستے آسانی سے طے کیے اور ہندوستان کی سرزمین

(1) ...فیضان داتا علی ہجویری، صفحہ: 45۔

میں اسلام کا بیج بویا۔

عَہْدِ فَارُوق اَزْ جَمَالَش تَازَہ شُدْ | حَقْ زِ حَرفِ اُو بُلَنْد آوَازَہ شُد

مفہوم: اُن کے جمال سے حضرت عمر فاروق کے دور کی یاد تازہ ہو گئی، اُن کی تبلیغ سے دین حق کا شہرہ عام ہو گیا۔

پَاسْبَانِ عِزّتِ اُمُّ الْکِتَاب | اَزْ نِگَاہِش خَانَۂ بَاطِل خَرَاب

مفہوم: حضرت! قرآن کریم کی عزّت کے مُحافِظ تھے، اُن کی نگاہ سے کفر و شرک کے گھر ویران ہوتے گئے۔

خَاکِ پَنْجَاب اَزْ دَمِ اُو زِنْدَہ گُشْت | صُبْحِ مَا اَزْ مَہْرِ اُوْ تَابِنْدَہ گُشْت[1]

مفہوم: پنجاب کی سرزمین اُن کے دَم سے زندہ ہو گئی، ہماری صبح اُن کے آفتاب سے مُنوَّر ہو گئی۔

وِلایت و کرامت

پیارے اسلامی بھائیو! حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃُ اللہِ علیہ کی مشہور و معروف کتاب ہے: کَشْفُ الْمَحْجُوب۔ اِس پیاری کتاب میں آپ نے بہت سارے اَہَم موضوعات پر تفصیلی کلام فرمایا ہے۔ انہی میں سے ایک اہم موضوع **وِلَایَت** اور **کرامت** بھی ہے ❁ وَلی کسے کہتے ہیں؟ ❁ کیا وَلی ہوتے بھی ہیں؟ ❁ ولیوں کی پہچان کیا ہے؟ ❁ کیا ولیوں سے کرامات ظاہِر ہو سکتی ہیں؟ ❁ اسلام میں کرامت کی اَہمیت کیا ہے؟ یہ وہ اَہَم سُوال ہیں، جو لوگوں کے ذہنوں میں عُموماً اُبھرتے رہتے ہیں۔ داتا حُضُور رحمۃُ اللہِ علیہ نے اِن سب

1 ...کلیاتِ اقبال (فارسی)، اسرار و رموز، صفحہ: 67۔

سُوالوں کے تسلّی بخش جوابات دیئے ہیں۔

میں **کَشْفُ الْمَحْجُوب شریف** سے روشنی لے کر، آسان انداز میں **وِلایت** اور **کرامت** کے تَعَلُّق سے کچھ گزارشات عرض کرتا ہوں۔ اللہ پاک ہمیں حق بات تَوَجُّہ سے سننے، سمجھنے اور اس پر عَمَل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

اَوْلیائے کرام کی شان

اللہ پاک قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ (پارہ:11، یونس:62)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان: سُن لو! بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

یہ آیتِ کریمہ شانِ اَولیا پر بہت واضِح دلیل ہے، دیکھئے! کیسی کیسی شانیں بیان ہوئی ہیں، اللہ پاک نے تاکیدیں لگائیں، فرمایا؛

اَلَاۤ	ترجَمۂ کنزُالعِرفان: سن لو!

یہ پہلی تاکید، پھر فرمایا:

اِنَّ	ترجَمۂ کنزُالعِرفان: بیشک

یہ دوسری تاکید ہوئی، اس کے بعد فرمایا:

اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ	ترجَمۂ کنزُالعِرفان: اللہ کے ولیوں پر

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک جو **رَبُّ الْعَالَمِیْن** ہے، سب کا خالق و مالِک ہے، وہ **وَلِیّوں** کا ذِکْر اتنی تاکیدیں لگا کر فرمارہا ہے۔ اِس سے مَعْلُوم ہوا؛ **وَلِیّوں** کا ذِکْر ہو تو اہتمام کے ساتھ کرنا

چاہیے۔ آج کل ہمارے یہاں (یعنی پاکستان میں) ایک عجیب سا ٹرینڈ (*Trend*) بن گیا ہے، **اَوْلیائے کرام** کے لیے لوگ ایسے الفاظ استعمال کرنے لگ گئے ہیں۔ جن میں حقارت کا پہلو نکلتا ہے، یہ بہت غلط بات ہے۔ آپ غور فرمائیے! جن کا ذِکر ربِّ کائنات اتنے اہتمام کے ساتھ فرمائے، ہم غلاموں کو اُن کا ذِکر کتنے ادب و احترام کے ساتھ کرنا چاہیے...؟ اِس لیے **اَوْلیائے کرام** کا ذِکر ہو تو سراپا اَدَب بن کر، بڑے چُنے ہوئے، باادب اَلفاظ کے ساتھ اُن کا ذِکر کرنا چاہئے۔ مشہور بات ہے: **باادب بانصیب! بے ادب، بے نصیب۔**

یہاں ایک وضاحت کر دُوں؛ قرآنِ کریم میں 2 طرح کے اَوْلیا کا ذِکر ہے: **(1): اَوْلیاء اللہ** یعنی اللہ پاک کے دوست **(2): اَوْلِیاء مِنْ دُوْنِ اللہ** یعنی اللہ پاک کے دُشمن۔ بعض لوگوں کو غلط فہمی ہوتی ہے، وہ **اَوْلیائے مِنْ دُوْنِ اللہ** کی آیتیں **اَوْلیاء اللہ** پر چسپاں کر دیتے ہیں۔ یہ بھی بہت بڑی غلطی ہے۔ **اَوْلیائے مِنْ دُون اللہ** تو اللہ پاک کے دُشمن ہیں، ان کی ذرّہ برابر بھی کوئی شان نہیں ہے اور جو **اَوْلیاء اللہ** ہیں، اُن کی شان کیا ہے؟ اللہ پاک نے فرمایا:

لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ (پارہ:11، یونس:62) | **تَرجَمۂ کنزُالعِرفان**: (اِن پر) نہ کچھ خوف ہو گا۔

یہ بھی اَوْلیائے کرام کی شان ہے کہ ❁ اِنہیں دُنیوی خوف نہیں ہوتے ❁ آخرت میں بھی اللہ پاک کے کرم سے بخشے ہوئے ہوں گے، قیامت کی گھبراہٹوں سے اَمن میں رہیں گے۔ مزید اِرشاد ہوا:

وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ (پارہ:11، یونس:62) | **تَرجَمۂ کنزُالعِرفان**: اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

یعنی اُن اَوْلیائے کرام کو دُنیا میں مشکلات تو آسکتی ہیں مگر کوئی غم اِن کے دِل پر نہیں چھاتا، نہ آخرت میں یہ غمگین ہوں گے بلکہ اللہ پاک کے قُرب کی سعادت پاکر قابلِ

رَشک ہو جائیں گے۔[1]

روزِ قیامت وَلیُّوں کا مقام

حضرت ابومالِک اشعری رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ایک دِن محفلِ نُور سجی ہوئی تھی، صحابۂ کرام رَضِیَ اللہ عنہم دَست بَستَہ حاضِر تھے، محبوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سُلطان صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نُورِ عِلْم سے سینے رَوشن فرما رہے تھے، میں بھی حاضِر تھا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے غیب کی خبر دیتے ہوئے قیامت کا ایک مَنْظَر بیان کیا، فرمایا:

اِنَّ لِلّٰہِ عِبَادًا لَّیۡسُوۡا بِاَنۡبِیَاءَ، وَلَا شُھَدَاءَ، یَغۡبِطُھُمُ النَّبِیُّوۡنَ وَالشُّھَدَاءُ بِقُرۡبِھِمۡ وَمَقۡعَدِھِمۡ مِنَ اللّٰہِ یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ

ترجمہ: بیشک اللہ پاک کے ایسے بندے بھی ہیں، جو نبی بھی نہیں ہیں، شہید بھی نہیں ہیں مگر شان اُن کی یہ ہے کہ قیامت کے دن اللہ پاک کی بارگاہ میں اُن کا مَقام اور قُرب دیکھ کر اَنبیائے کرام اور شہدا بھی اُن پر رَشک فرمائیں گے۔

وضاحت: یعنی اللہ پاک اُن بندوں کو اتنا اُونچا رُتبہ عطا فرمائے گا، اُنہیں اتنا زیادہ اپنے قُرب سے نوازے گا کہ انبیائے کرام علیہمُ السَّلام بھی خوشی کا اِظْہار فرمائیں گے کہ واہ...!! کس شان کے بندے ہیں، رَبِّ کریم نے انہیں کتنے قُرب سے نواز دیا ہے۔

حضرت اَبومالِک اَشعری رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: اس وقت ایک دیہاتی بھی حاضِر تھے، جب اُنہوں نے یہ فرمان سُنا تو گھٹنوں پر کھڑے ہوگئے اور عرض کیا:

حَدِّثۡنَا یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ عَنۡھُمۡ مَنۡ ھُمۡ؟ یعنی یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! بتایئے! وہ

---

1 ...حاشیہ صاوی مع جلالین، پارہ:11، سورۂ یونس، زیرِ آیت:62، جلد:2، جز:3، صفحہ:110 مفصلًا۔

کون خوش نصیب ہوں گے؟

اب آگے جو روایت کے لفظ ہیں، ذرا تَوَجُّہ سے سنیے اور اِن کا لُطف لیجیے! حضرت ابومالِک اشعری رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: فَرَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللهِ أَبْشَرَ یعنی جب دیہاتی نے اُن خوش نصیبوں کے تفصیلی تذکرے کی درخواست پیش کی تو میں نے دیکھا، محبوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ پاک پر خوشی چھاگئی۔

تشریح: سُبْحٰنَ اللہ...!! آگے جن کا ذِکْر ہونے جارہا ہے، وہ اَوْلیائے کرام ہیں۔ صحابی چاہتے ہیں اُن کا ذِکْر تفصیل سے ہو اور محبوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو اُن کا ذِکْر کتنا پسند ہے کہ اُس ذِکْر کی درخواست پر آپ کا چہرۂ پاک خوشی سے چمک اُٹھا۔ مَعْلُوم ہوا؛ اَوْلیائے کرام کے ذِکْر کے وقت چہرہ جگمگانا، چہرے پر خوشی کے آثار ظاہِر ہونا، اُن کے ذِکْر سے دِل خوش ہونا، شوق کے ساتھ وَلِیّوں کے تذکرے سُننا سُنانا محبوبِ ذیشان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو بہت پسند ہے۔ جب مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو پسند ہے تو ہم غُلاموں کو کیوں پسند نہیں ہو گا۔ اپنا تو عقیدہ ہی یہی ہے کہ

اپنا عزیز وہ ہے جسے تُو عزیز ہے | ہم کو ہے وہ پسند، جسے آئے تُو پسند [1]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اِس ادائے مصطفےٰ کی مثالیں آج بھی دیکھنی ہوں تو عاشقانِ رسول کی محافِل میں نظر آئیں گی، یہ خوش نصیب عاشِق ❁ کبھی **غوثِ پاک** کا ذِکْر کر کے خوش ہو رہے ہوتے ہیں ❁ کبھی **داتا حُضُور** کا تذکرہ چھیڑتے ہیں ❁ کبھی **اعلیٰ حضرت** کی باتیں کر کے خُوشیاں منا رہے ہوتے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں اِس انداز پر ہمیشگی نصیب فرمائے، ہماری نسلوں

---

1 ...ذوقِ نعت، صفحہ:126۔

کو بھی **عاشقِ اَوْلیا** ہی بنائے رکھے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

میں ہوں سُنّی، رہوں سُنّی، مَروں سُنّی مدینے میں
بقیعِ پاک میں بن جائے تُربَت یا رَسُولَ اللّٰہ (1)

خیر...!! آگے حدیث شریف سنئے! صحابیِٔ رسول نے عرض کیا: یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اُن خوش نصیبوں کا ذِکر تفصیل سے بتائیے! فرمایا:

۞ هُمْ عِبَادٌ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ

وہ اللہ پاک کے خاص بندے ہیں۔

۞ مِنْ بُلْدَانٍ شَتّٰی

کسی ایک ہی شہر کے نہیں ہوں گے بلکہ اُن کا تَعَلُّق مختلف شہروں سے ہو گا۔

۞ لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمْ اَرْحَامٌ يَّتَوَاصَلُوْنَ بِهَا

اُن کی باہَم رشتے داریاں بھی نہیں ہوں گی کہ جن کے سبب یہ ایک دوسرے سے محبّت رکھتے ہوں گے۔

۞ وَلَا دُنْيَا يَتَبَاذَلُوْنَ بِهَا

نہ کوئی دُنیوی تَعَلُّق ہو گا کہ جس کی بنیاد پر ایک دوسرے سے محبّت رکھیں۔

۞ يَتَحَابُّوْنَ بِرُوْحِ اللّٰهِ

اِس کے باوُجود یہ صِرف وصِرف اللہ پاک کی رضا کے لیے ایک دوسرے سے محبّت رکھتے ہوں گے۔

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:331۔

یَجْعَلُ اللّٰہُ وُجُوھَھُمْ نُوْرًا

اللہ پاک اُن کے چہروں کو نُور بنادے گا۔

وَیَجْعَلُ لَھُمْ مَنَابِرَ مِنْ لُؤْلُؤٍ قُدَّامَ الرَّحْمٰنِ

اُن کے لیے اللہ رحمٰن کی خاص بارگاہ میں موتیوں کے منبر رکھے جائیں گے۔

یَفْزَعُ النَّاسُ وَلَا یَفْزَعُوْنَ، وَیَخَافُ النَّاسُ وَلَا یَخَافُوْنَ

اس وقت لوگ گھبراہٹ میں ہوں گے، انہیں کوئی گھبراہٹ نہیں ہو گی، لوگ ڈر رہے ہوں گے، اُنہیں کوئی خوف وخطرہ نہیں ہو گا۔[1]

ایک روایت میں ہے: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اتنا فرما کر یہی آیت تِلاوت کی[2]:

اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿ۚ۶۲﴾ (پارہ:11، یونس:62) | ترجَمۂ کنزُالعِرفان: سن لو! بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

--*-*-*

گھبرائیں گے سب مہرِ قیامت کی تپش سے | بے خوف مگر ہوں گے گدایانِ مدینہ

وَلِیُّوں کی نشانیاں

پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً اَوْلیائے کرام کا رُتبہ بہت ہی اُونچا ہے، اِن کی شانیں ہم نہ پُوری طرح سمجھ سکتے ہیں، نہ بیان کر سکتے ہیں، البتہ! آج کل دِین سے دُوری اور دِینی معلومات کی کمی بہت زیادہ ہے۔ جب وَلِیُّوں کی شان بیان کی جاتی ہے تو لوگ نہ جانے کس کس کو وَلِیُّوں کی فہرست میں شامل کر لیتے ہیں۔ اِس لیے وَلِی کسے کہتے ہیں؟ اور وَلِی کی

---

1 ... مصنف عبد الرزاق، کتاب الجامع، باب فی المتحابین فی اللہ، جلد:10، صفحہ:204، حدیث:20492 ملتقطاً۔

2 ... موسوعہ ابن ابی الدنیا، کتاب الاخوان، جلد:8، صفحہ:154، حدیث:5 خلاصۃً۔

نشانیاں کیا ہیں؟ یہ وضاحت بہت ضَروری ہے۔ لہٰذا ہم عاشقانِ اَوْلیا وَلی کہہ کر کس کی شانیں بیان کرتے ہیں؟ یہ وضاحت تَوَجُّہ سے سُن لیجیے!

وَلی کسے کہتے ہیں...؟

آیتِ کریمہ جو ہم نے سُنی، رَبِّ کریم نے فرمایا:

اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ (پارہ:11، یونس:62)	ترجَمہ کنزُالعرفان : سن لو! بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

اِس آیت کی تفسیر میں وَلیُّوں کے سردار حُضُور غوثِ پاک شیخ عبد القادِر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جو بندہ بشری لوازمات اور نفسانی خواہشات سے بالکل پاک ہو کر شریعت کے رنگ میں رنگ جائے، اُسے وَلِی کہا جاتا ہے۔(1)

معلوم ہوا؛ جو نمازیں نہ پڑھے، وہ وَلِی نہیں ہوتا ❁ جو روزے نہ رکھے، وہ وَلِی نہیں ہوتا ❁ جو دوسروں کا دِل دُکھائے، وہ وَلِی نہیں ہوتا ❁ جو نشے چڑھائے، وہ وَلِی نہیں ہوتا **بلکہ وَلِی وہ ہوتا ہے جو شریعت پر صِرف عمل ہی نہیں کرتا بلکہ شریعت کے رنگ میں رنگ جاتا ہے۔**

داتا حُضُور اور وَلِی کی وضاحت

داتا حُضُور رحمۃُ اللہِ علیہ **کَشْفُ الْمَحْجُوب شریف** میں لکھتے ہیں: حضرت بایزید بسطامی رحمۃُ اللہِ علیہ سے کسی نے پوچھا: وَلِی کسے کہتے ہیں؟ فرمایا: **هُوَ الصَّابِرُ تَحْتَ الْاَمْرِ وَ النَّهْیِ** یعنی اللہ پاک نے جن کاموں کا حکم دیا ہے اور جن سے منع فرمایا ہے، جو بندہ اُن اَحْکام پر صبر

1... تفسیر جیلانی، پارہ:11، سورۂ یونس، زیرِ آیت:62، جلد:2، صفحہ:272۔

کے ساتھ (مضبوط رہ کر) عَمَل کرتا رہتا ہے، وہ وَلی ہوتا ہے۔[1]

اگر یہ وَلی ہوتا تو...

کَشْفُ الْمَحْجُوب شریف ہی میں ہے: حضرت بایزید بسطامی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مجھے خبر ملی کہ فُلاں جگہ ایک وَلِیُّ اللہ رہتا ہے۔ میں زیارت کے لیے حاضِر ہو گیا، میں نے دیکھا کہ وہ صاحِب گھر سے نکلے، مسجد میں پہنچے، (وُضُو خانے پر وُضُو کرتے ہوئے) اُنہوں نے قبلے کی طرف مُنہ کر کے کُلی کر دی۔ میں نے یہ دیکھا تو سلام کیے بغیر ہی واپس آ گیا۔ میں جان گیا تھا کہ اگر یہ صاحِب واقعی وَلی ہوتے تو قبلے کی طرف رُخ کر کے کُلّی نہ کرتے۔ کیونکہ وَلی احکامِ شریعت کا پابند ہوتا ہے۔ فرماتے ہیں: اِسی رات میں نے محبوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی خواب میں زیارت کی، آپ نے فرمایا: اے اَبُویزید...!! تم نے کیا کام کیا کہ وِلایَت کے اتنے اُونچے رُتبے پر پہنچ گئے ہو؟ (یہ گویا اُونچے رُتبے پر پہنچنے کی خوشخبری تھی) چنانچہ اگلے ہی دِن اللہ پاک نے مجھے پہلے سے اُونچا رُتبہ عطا فرما دیا۔[2]

سُبْحٰنَ اللہ! پتا چلا: وَلی وہ ہوتا ہے جو شریعت پر عَمَل کرتا ہے۔ جو شریعت پر عَمَل نہیں کرتا بلکہ شریعت کی مُخَالَفت کرتا ہے، شریعت کا مذاق اُڑاتا ہے، وہ ہرگز ہرگز وَلی نہیں ہو سکتا۔

وِلَایَت خَتْمِ نبوت کی دلیل ہے

پیارے اسلامی بھائیو! اب ایک اَہَم مسئلہ ذرا تَوَجُّہ سے سمجھیے! آج کل سوشل میڈیا کا دور

---

1 ...کشف المحجوب، فصل مشائخ راہ ہر یک اندر تحقیق عبارۃ ولایت...، صفحہ: 267۔
2 ...کشف المحجوب، فصل مشائخ راہ ہر یک اندر تحقیق عبارۃ ولایت...، صفحہ: 267۔

ہے اور لوگ مختلف پلیٹ فارمز پر بیٹھ کر خوامخواہ وَلیّوں کا اِنکار کرتے اور مَعَاذَ الله! اُن کا مذاق اُڑاتے رہتے ہیں۔ اللہ پاک ایسوں سے ہمیں مَحْفُوظ فرمائے۔ یہ بات ذہن نشین رکھیے کہ اِس اُمّت میں اور آج کے دور میں بھی وَلیّوں کا وُجُود خَتْمِ نبوت کی زبردست دلیل ہے۔

آپ نے ریلوے اسٹیشن پر دیکھا ہو گا، بعض جو ریلوے ٹریک ہوتے ہیں، ان کے آگے رَوک لگا دی جاتی ہے، عُموماً اِسے ٹھوکر کہتے ہیں۔ وہ ریلوے ٹریک بند ہوتے ہیں، کہیں نہیں جاتے۔ بعض ریلوے ٹریک جو ہوتے ہیں، اُن پر ٹرین چلتی بھی ہے، اپنی منزل تک پہنچتی بھی ہے۔

اِس مثال کو سامنے رکھ کر ذرا سمجھیے! ایک وقت تھا جب حضرت موسیٰ علیہ السَّلام کا کلمہ پڑھنے والے، تورات شریف پر عَمَل کرنے والے وِلایَت کے بلند درجات پر پہنچتے تھے، پھر ایک وقت وہ آیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السَّلام کا کلمہ پڑھنے والے اَصحابِ کہف جیسے بلند شان والے وَلی بن رہے تھے۔ پھر شہنشاہِ دوجہان صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دُنیا میں تشریف لے آئے، آپ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے واضح فرما دیا کہ میں اللہ پاک کا آخری نبی ہوں، اب سے قُربِ اِلٰہی کے سب رستے بند ہیں، اب قیامت تک کے لیے قُربِ اِلٰہی پانے کا صِرْف و صِرْف ایک ہی راستہ میری شریعت ہے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ آج کے اس دور میں بندہ اگر خدانخواستہ پچھلی شریعتوں پر عَمَل کرے، فلسفیوں کے نظریات پر چلنا شروع کرے تو اُسے اللہ پاک کا قُرب نصیب نہیں ہوتا مگر محبوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شریعت پر پُوری طرح عَمَل پیرا ہو جائے تو اسے قُرب عطا کر دیا جاتا ہے، آج بھی اُمّتِ مصطفےٰ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں

وَلی پیدا ہو رہے ہیں، آپ کی تعلیمات پر عَمَل کر کے لوگ وِلایَت کے درجات طے کر رہے ہیں، اِس سے پتا چلتا ہے کہ قُربِ اِلٰہی کے باقی سب رستے بند کر دیئے گئے ہیں، محبوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی شریعت کا رستہ آج بھی کھلا ہوا ہے، اس پر چلنے والے داتا علی ہجویری بنتے ہیں ❁ شیخ عبد القادِر جیلانی بنتے ہیں ❁ خواجہ معین الدّین اجمیری بنتے ہیں ❁ احمد رضا خان بریلوی بنتے ہیں، لہٰذا یہ وَلیّوں کا وُجُود اس بات کی دلیل ہے کہ مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم واقعی آخری نبی ہیں، قیامت تک کے لیے اِنہی کی شریعت نافِذُ الْعَمَل ہے، اِنہی کے رستے پر چلنے والا اللہ پاک کا قُرب حاصِل کر سکتا ہے۔

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے کتنی پیاری بات کہی:

کیا خبر کتنے تارے کِھلے چھپ گئے | پر نہ ڈُوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی

بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں | شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی[1]

کرامت قُربِ اِلٰہی کی دلیل ہے

پیارے اسلامی بھائیو! ایک مثال پر غور فرمایئے! فرض کیجیے! ہم نے گھر میں بیٹھک بنائی، اچھا سا ماحول بنایا، صوفے رکھے، درمیان میں خوبصُورت ٹیبل رکھا، دیواروں پر مکے مدینے کا عکس سجایا، بڑا پیارا سا ماحول بنا دیا۔ اب ہمارے گھر کوئی جاننے والا آئے، ہم اُسے بیٹھک میں بٹھائیں اور وہ ہماری سیٹنگ کو اِدھر اُدھر کرنا شروع کر دے، صوفے اُٹھا کر درمیان میں رکھ دے، ٹیبل کو کونے میں لگا دے، مکے مدینے کے فریم اُتار دے، کیا ہم اسے ایسا کرنے دیں گے؟ نہیں کرنے دیں گے۔ رَوک دیں گے کہ بھئی...!! آئے ہو،

1 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:138و139 ملتقطاً۔

بیٹھو! چائے پیو، اپنے گھر جاؤ! ہماری سیٹنگ کو کیوں خراب کرتے ہو۔

اچھا! اگر ہمارا کوئی جگری یار آجائے، وہ سیٹنگ میں تبدیلی کرے، ہم اُس کو بھی روکیں گے؟ نہیں روکیں گے۔ تبدیلیاں کرنے دیں گے۔ کیوں؟ اِس لیے کہ وہ ہمارا جگری دوست ہے، ہمیں بہت پیارا ہے۔

اِس فرضی مثال کو سامنے رکھ کر ذرا بات کو سمجھیے! ❁ یہ زمین کس نے بنائی؟ اللہ پاک نے ❁ درخت کس نے پیدا فرمائے؟ اللہ پاک نے ❁ پہاڑ کس نے بنائے؟ اللہ پاک نے ❁ بارش کون برساتا ہے؟ اللہ پاک ❁ زمین سے لے کر آسمان تک بلکہ پُوری کی پُوری کائنات کا ذرَّہ ذرَّہ اللہ پاک نے بنایا ہے، اس پُوری کائنات کا سارے کا سارا نظام اللہ پاک ہی چلا رہا ہے ❁ جس کو اندھا رکھا، اس نے اپنی حکمتِ کاملہ سے رکھا ❁ جسے بیمار کیا، اُس نے اپنی حکمتِ کاملہ سے کیا ❁ کسی کو بے اَوْلاد رکھا، اپنی حکمتِ کاملہ سے رکھا ❁ اِس کائنات کے ذرّے ذرّے، پتّے پتّے پر اُسی کی حکومت ہے، وہ قدرتوں والا رَبّ ہے، کسی کی مَجال نہیں ہے کہ اُس کے کارخانۂ قُدرت میں ذرا سا بھی تَصَرُّف کر سکے مگر قربان جایئے! جو شریعتِ مصطفےٰ پر عَمَل کر کے قُرب کی منزلیں طے کرتا ہے، سُنّتِ مصطفےٰ پر چلتے ہوئے، اللہ پاک کا بَرگُزیدہ بندہ بن جاتا ہے، مصطفےٰ جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی کی بَرَکت سے اللہ پاک جسے اپنی وِلایت کا تاج عطا فرما دیتا ہے ❁ وہ نگاہ ڈال کر بیماروں کو شِفا بھی دے رہا ہے ❁ اندھوں کو آنکھوں سے نواز دیتا ہے ❁ ہاتھ اُٹھائے تو بارش برسنے لگتی ہے ❁ سُوکھے درخت کو ہاتھ لگائے تو درخت پھل دار بن جاتا ہے۔

یعنی جو شریعتِ مصطفوی کے رنگ میں رنگ جاتا ہے، اللہ پاک چاہے تو اُسے اتنا

قربِ عطا فرما دیتا ہے کہ اُسے نظامِ قُدرت میں تبدیلی کی بھی اجازت بخش دی جاتی ہے۔

پتا چلا؛ اِس اُمّت میں وَلیّوں کا وُجُود اور اُن سے کرامات کا ظہور اِس بات کی دلیل ہے کہ مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سچّے نبی بھی ہیں اور آخری نبی بھی ہیں۔

حشر تک تم سے فیض پائیں گے | انبیا، اولیا، رسولُ اللہ...!!
تم نے بانٹا، دیا ہوا ربّ کا | سب تمہیں سے مِلا، رسولُ اللہ...!![1]

غیر مسلم مسلمان ہو گیا

حضرت اِبْراہیم خوّاص رحمۃ اللہِ علیہ بہت بڑے ولیُّ اللہ ہوئے ہیں۔ ایک مرتبہ آپ سَفَر میں تھے، جنگل بیابانوں سے گزر رہے تھے، ایک غیر مسلم آپ کی خِدْمت میں حاضِر ہوا، کہنے لگا: میں آپ کی صُحبت میں رہنا چاہتا ہوں۔ آپ نے اُسے اجازت دے دی اور فرمایا: میرے پاس کھانے پینے کا انتظام نہیں ہے، اللہ پاک دیتا ہے تو کھاتا ہوں، ورنہ بھوکا رہتا ہوں، لہٰذا میرے ساتھ رہنا ہے تو یونہی رہنا ہو گا۔ وہ شخص مان گیا۔

7 دِن تک آپ سَفَر فرماتے رہے، ساتوں دِن فاقہ رہا۔ ساتویں دِن اُس غیر مسلم کی بَس ہو گئی، بھوک پیاس سے نڈھال ہو گیا، کہنے لگا: اے ابراہیم خوّاص! آپ کی وِلایَت کے چرچے ہیں، کچھ کیجیے! اب مزید بھوک برداشت سے باہَر ہے۔ اُس کی یہ بات سُنی تو آپ نے سَر سجدے میں رکھا، رَبِّ کریم کی بارگاہ میں دُعا کی، جُونہی سَر اُٹھایا تو ایک تھال آپ کے قریب رکھا تھا، اُس میں 2 روٹیاں اور 2 پیالے پانی تھا، آپ نے خُود بھی کھانا کھایا، اس غیر مسلم کو بھی کھلایا اور آگے چل پڑے۔

---

1 ...قبالہ بخشش، صفحہ: 238 و 240 ملتقطاً۔

7 دِن مزید گزر گئے۔ بُھوک نے پِھر نڈھال کر دیا۔ اب کی بار اُس غیر مسلم نے سَر سجدے میں رکھا، جب سَر اُٹھایا تو 2 روٹیوں اور 2 پیالے پانی کی بجائے 4 روٹیاں اور 4 پانی کے پیالے موجود تھے۔ اُنہیں دیکھ کر وہ غیر مسلم بولا: اے ابراہیم! آپ کے لیے 2 خوشخبریاں ہیں، پہلی یہ کہ مجھے کلمہ پڑھا کر مسلمان کر دیجیے! دوسری یہ کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں آپ کا بڑا اُونچا رُتبہ ہے۔ اِس کا راز یہ ہے کہ میں نے سَر سجدے میں رکھ کر اللہ پاک کے حُضُور عرض کیا: یا اللہ پاک! اگر دِینِ اسلام واقعی سچّا دِین ہے تو 2 پانی کے پیالے اور 2 روٹی عطا فرما، اور اگر ابراہیم خوّاص واقعی بلند رُتبہ وَلی بھی ہیں تو اتنا مزید عطا فرما دے تو ایک تھال اُترا، جس میں 4 پیالے اور 4 روٹیاں تھیں، **لہٰذا میں نے جان لیا کہ اسلام سچّا دین ہے اور آپ واقعی اللہ پاک کے سچّے وَلی بھی ہیں۔**[1]

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** یہ ہے وَلِیّوں کا فیضان اور کرامات کی تاثِیر...!! وَلیوں کا وُجُود اِس بات کی دلیل ہے کہ اسلام سچّا دِین ہے اور اُن سے کرامات کا ظُہور ہونا اِس بات کا ثبوت ہے کہ وَلی اللہ پاک کی بارگاہ میں بڑا بلند مقام رکھتے ہیں۔

حدیثِ قُدسِی سے کرامات کا ثبوت

بخاری شریف میں ایک حدیثِ قدسی ہے۔ اللہ پاک کے پیارے نبی، مکی مَدَنی، مُحَمَّدِ عربی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک فرماتا ہے: جس نے میرے کسی ولی سے دُشمنی رکھی، میں اسے اِعْلانِ جنگ دیتا ہوں۔ بندہ جن ذرائع سے میرا قُرب حاصِل کرتا ہے، اُن میں میرا سب سے پسندیدہ ذریعہ فرائض (مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ) ہیں اور

1 ...کشف المحجوب، الکلام فی الفرق بین المعجزہ والکرامت، صفحہ: 271 خلاصۃً۔

میرا بندہ نوافِل کے ذریعے میرا قُرب حاصِل کرتا رہتا ہے، کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ میں اس سے محبّت کرنے لگتا ہوں، پھر جب میں اُس سے محبّت کرتا ہوں تو ❁ میں اُس کے کان بن جاتا ہوں، جس سے وہ سنتا ہے ❁ میں اُس کی آنکھیں بن جاتا ہوں، جس سے وہ دیکھتا ہے ❁ میں اُس کے ہاتھ بن جاتا ہوں، جس سے وہ پکڑتا ہے ❁ میں اُس کے پاؤں بن جاتا ہوں، جن سے وہ چلتا ہے ❁ اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اُسے دیتا ہوں ❁ اگر وہ میری پناہ لیتا ہے تو میں اُسے پناہ دیتا ہوں۔[1]

مشہور مُفَسِّرِ قرآن مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اِس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: (مطلب یہ ہے کہ جب بندہ اللہ پاک کا قُرب حاصِل کرتے کرتے، اُس کا مَحْبُوب ہو جاتا ہے تو اب) بندہ فَنَافِی اللہ ہو جاتا ہے، جس سے اللہ پاک کی دِی ہوئی خاص طاقتیں اُس کے اَعْضا میں کام کرتی ہیں اور وہ ایسے کام کرلیتا ہے، جنہیں عقل سمجھ نہیں پاتی۔[2]

کرامت کسے کہتے ہیں؟

پیارے اسلامی بھائیو! کرامت کا مطلب ہے: وَلِیُّ اللہ سے ظاہِر ہونے والا ایسا کام جو عادۃً مُحال ہو۔[3] یعنی ظاہِری اَسْباب کے ذریعے اس کا ظاہِر ہونا ممکن نہ ہو۔ جیسے: مُردے کو زِندہ کر دینا، یہ عادۃً ممکن (*Possible*) نہیں ہے، اگر کوئی وَلِیُّ اللہ پاک کی عطا سے مُردے کو زِندہ کر دیں تو اسے **کرامت** کہیں گے، ایسے ہی صِرف ہاتھ لگا کر، آنکھ سے دیکھ کر لاعِلاج مریض کو شِفا دے دینا، کسی آلے (مثلاً موبائل وغیرہ) کے بغیر دُور سے سُن لینا،

1 ... بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، صفحہ:1597، حدیث:6502۔
2 ... مرآۃ المناجیح، جلد:3، صفحہ:309 بتغیر قلیل۔
3 ... شرح العقائد النسفیہ، صفحہ:313۔

دِل کی بات جان لینا، مدد کو پہنچ جانا، سینکڑوں کلو میٹر کا سَفَر سُواری کے بغیر ہی منٹوں میں طے کر لینا وغیرہ، ایسے کام اگر وَلِیُّ اللہ سے ظاہِر ہوں تو اسے **کرامت** کہتے ہیں۔

کرامت معجزے کا فیضان ہے

علّامہ یُوسُف بن اسماعیل نَبْہَانِی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: وَلِی کی کرامت اَصْل میں نبی کا معجزہ ہوتی ہے (کیونکہ وَلِی سے کرامت ظاہِر ہونا نبی عَلَیْہِ السَّلَام کے سچّا ہونے کی دلیل ہے کہ جس نبی عَلَیْہِ السَّلَام کے پیروکار کی یہ شان ہے، خُود اس نبی کی شان و عظمت کا عالَم کیا ہو گا)۔ مزید لکھتے ہیں: جب بندہ اپنے نفس کو، اپنی نفسانی خواہشات کو مٹا کر ہر طرح سے اللہ پاک کی رِضا میں راضی ہو جاتا ہے، وہی کام کرتا ہے، جس میں اللہ پاک کی رِضا ہو، جن کاموں سے اللہ پاک نے منع فرمایا ہے، ان سے مُنہ موڑ لیتا ہے، غرض کہ اپنے آپ کو اللہ پاک کی مرضی میں فنا کر دیتا ہے تو اللہ پاک بھی اپنی رحمت سے، اپنے فضل سے اُس بندے کی مرضی کو پُورا فرماتا ہے۔[1]

قرآن و حدیث میں کرامات کا بیان

پیارے اسلامی بھائیو! کرامت حق ہے اور کراماتِ اَوْلیا کا ذِکْر قرآنِ کریم میں بھی موجود ہے، احادیثِ کریمہ میں بھی موجود ہے ۞ قرآنِ کریم میں حضرت بی بی مریم رحمۃُ اللہِ علیہا کا ذِکْر ہوا کہ آپ کے پاس بے موسمی پھل آیا کرتے تھے ۞ آپ کے ہاتھ لگانے سے کھجور کا سُوکھا، بالکل ٹنڈ منڈ درخت فوراً ہرا بھرا، پھل دار ہو گیا، اس کا ذِکْر پارہ:16، سورۂ مریَم میں ہے ۞ اَصحابِ کہف کا ذِکْر سورۂ کہف میں ہے کہ یہ اَصحاب 300 سال تک

---

1 ...جامع کرامات الاولیاء، المطلب الاول فی اثبات کرامات الاولیاء...الخ، جلد:1، صفحہ:13 ملتقطاً مفصلاً۔

سوتے رہے، پھر اُٹھ گئے ❁ حضرت آصف بن برخیار رحمۃُ اللہِ علیہ ملکہ بلقیس کا تخت پلک جھپکنے کی دَیر میں لے آئے تھے، اِس کرامت کا ذِکْر پارہ:19، سورۂ نمل میں موجود ہے۔ ❁ اسی طرح **حدیثِ پاک** میں جُرَیج راہِب کی کرامت کا ذِکْر ہے، حضرت جُرَیج پچھلی اُمّتوں میں ایک وَلی تھے، ایک مرتبہ کسی بدکار عورت نے اُن پر گندا الزام لگایا اور اپنے ناجائِز بچے کے مُتَعَلِّق کہا کہ یہ جُرَیج رحمۃُ اللہِ علیہ کا بیٹا ہے، اِس پر حضرت جُرَیج رحمۃُ اللہِ علیہ نے اُس بالکل ننھے بچے سے فرمایا: بیٹا! بتاؤ! تمہارا والِد کون ہے؟ وہ بچہ جسے پیدا ہوئے، ابھی کچھ ہی گھنٹے ہوئے تھے، اُس نے بول کر بتایا کہ میرا والِد فُلاں ہے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! ایک دودھ پیتے، ننھے بچے کا بولنا یقیناً حضرت جُرَیج رحمۃُ اللہِ علیہ کی کرامت ہے۔ جو حدیث شریف میں بیان ہوئی ہے۔

کرامت کا مطلقاً اِنْکار گمراہی ہے

اِس سے معلوم ہوا کہ کرامت حق ہے۔ اِس کا مطلقاً اِنْکار کرنا گمراہی کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا۔ **حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری** رحمۃُ اللہِ علیہ **فرماتے ہیں:** کرامت کا ثبوت چونکہ قرآنِ کریم اور احادیثِ کریمہ سے ہے، لہٰذا جو (مطلقاً) کرامت کا اِنْکار کرتا ہے، وہ اَصْل میں قرآنی آیات اور احادیثِ کریمہ کی صراحت کا انکار کرتا ہے۔[2]

خُلاصۂ کلام

پیارے اسلامی بھائیو! خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اللہ پاک وَلِیّوں کو بڑی اُونچی شانیں عطا فرماتا ہے، جو لوگ شریعت و سُنّت پر مضبوطی سے عَمَل کرتے ہیں، وہ اللہ پاک کا قرب

---

1 ...الادب المفرد، باب دعوۃ الوالدین، صفحہ:23، حدیث:33 خلاصۃً۔

2 ...کشف المحجوب، الکلام فی ذکر کراماتہم، صفحہ:279 بتغیر قلیل۔

پاتے ہیں، اگر اللہ پاک صرف و صرف اپنے فضل سے اُنہیں وِلایَت کا تاج عطا فرما دے تو اُن کا مَقام بہت اُونچا ہو جاتا ہے۔ اَوْلیائے کرام سے کرامات کا ظہور بھی ہوتا ہے، اس کا ثبوت قرآن سے بھی ہے، احادیثِ کریمہ سے بھی ملتا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اَوْلیائے کرام کے ساتھ عقیدت و محبّت بھی رکھیں اور کرامات پر پکّا یقین بھی رکھا کریں۔

ایک اچھی نصیحت

آخر میں آیئے! ایک پیاری سی نصیحت سنتے ہیں۔ حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: حضرت اِبْراہیم بن اَدْھَم رحمۃُ اللہِ علیہ جو بہت بڑے ولیُّ اللہ ہیں، آپ نے کسی سے فرمایا: کیا وَلی بننا چاہتا ہے؟ عرض کیا: جی ہاں! چاہتا ہوں۔ فرمایا: اَفْرِغْ نَفْسَكَ لِلّٰهِ وَ اَقْبِلْ وَجْهَكَ عَلَيْهِ یعنی خُود کو اللہ پاک کے لیے فارِغ کرلو اور اپنی پُوری توجہ اللہ پاک کی طرف لگا دو (اس کی برکت سے وِلایَت کے رُتبے تک پہنچ جاؤ گے)۔[1]

نوٹ: ولایت کَسْبِی (یعنی کوشش سے حاصِل ہونے والی) نہیں، محض عطائی (یعنی صرف اللہ پاک کی عطا سے ملتی) ہے،[2] اللہ پاک اپنے پسندیدہ بندوں میں سے جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے، ہاں کبھی کبھی عبادت و رِیاضت کی وجہ سے بھی اللہ پاک کرم فرما دیتا ہے۔[3]

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب!　　　صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

1500 واں جشنِ وِلادت

پیارے اسلامی بھائیو! ربیعُ الاوّل شریف بڑی عظمتوں، فضیلتوں اور سعادتوں والا

---

1 ... کشف المحجوب، حکایات، صفحہ: 266۔
2 ... فتاوٰی رضویہ، جلد: 21، صفحہ: 606۔
3 ... بنیادی عقائد و معمولاتِ اہلسنت، صفحہ: 83۔

مہینا ہے۔ اِس مبارک مہینے میں ہمارے آقا و مولا، رحمتوں والے، عظمتوں والے، شانوں والے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اِس دنیا میں تشریف لائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کا بچہ بچہ اِس مہینے سے پیار کرتا ہے۔ اور ہو بھی کیوں نا..؟

ربیعِ پاک تجھ پر اہلسنّت کیوں نہ قرباں ہوں | کہ تیری بارہویں تاریخ وہ جانِ قمر آیا[1]

اس مرتبہ تو ربیع الاوّل شریف اور بھی خاص ہے کہ اس مرتبہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا 1500 واں جشنِ ولادت آرہا ہے۔

سرکار کی آمد! مرحبا	دِلدار کی آمد! مرحبا!	مکی کی آمد! مرحبا!	مَدَنی کی آمد! مرحبا
مرحبا! یا مصطفےٰ!	مرحبا! یا مصطفےٰ!	مرحبا! یا مصطفےٰ!	مرحبا! یا مصطفےٰ!

❁ اپنے گھروں پر خوب چراغاں کیجیے! ❁ گاڑیوں اور چھتوں پر مَدَنی پرچم لگائیے!
❁ اِجتماعِ صُبحِ بہاراں اور جلوسِ میلاد میں شرکت کرنے کی ابھی سے نیّت فرمالیجیے۔ اللہ پاک توفیق عطا فرمائے۔ آمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

دُھوم ہے عطّار ہر سُو شاہ کے مِیلاد کی
جُھوم کر تم بھی پُکارو! مرحبا یا مُصطفےٰ!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اِسلامک اِی بُکس لائبریری موبائل ایپلی کیشن

اے عاشقانِ رسول! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ نے ایک ایپلی کیشن لانچ کی ہے۔ جس کا نام ہے: اِسلامک اِیُ بکس لائبریری (Islamic eBooks

---

1 ... قبالۂ بخشش، صفحہ: 55۔

(Library) ہے ❁ اس ایپلی کیشن میں اردو، انگریزی اور دیگر کئی زبانوں میں کئی مصنفین کی سینکڑوں کتابیں موجود ہیں ❁ کتابوں کو مصنف یا عنوان کے حوالے سے بھی سرچ کیا جاسکتا ہے ❁ کتابوں کو ڈاؤن لوڈ کرکے، آف لائن پی ڈی ایف (PDF) میں پڑھا اور ذاتی لائبریری میں محفوظ بھی کیا جا سکتا ہے ❁ اپنی پسندیدہ (Favorite) کتابوں کی الگ فہرست میں شامل بھی کیا جاسکتا ہے ❁ اس ایپلی کیشن کی بہت بڑی خصوصیت یہ بھی ہے کہ جو افراد کتابیں پڑھ نہیں سکتے یا پڑھنے کا وقت نہیں وہ اس ایپلی کیشن کے ذریعے مَخْصُوص کتابوں کو آڈیو میں سُن سکتے ہیں۔ اس ایپلی کیشن کو اپنے موبائل میں انسٹال کر لیجیے، عِلْمِ دین سیکھئے اور دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کا ثواب کمائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک شرعی مسئلہ عرض کرتا ہوں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں پائی جانے والی غلط فہمی کی نشاندہی)

مسئلہ: صَدَقے کے لیے صدقہ والی چیز کو سَر سے گُھما کر دینا ضَروری نہیں۔

وضاحت: عام طور پر صدقہ دیتے ہوئے صدقے والی چیز کو مریض یا جس کی طرف سے صدقہ دیا جارہا ہے، اُس کے سر سے گُھما کر دیا جاتا ہے، صدقہ دیتے ہوئے ایسا کرنا ضَروری نہیں، عُلمائے کرام فرماتے ہیں: صَدَقے (والی چیز) کو سر سے گُھما کر دینے کی حاجت نہیں بلکہ جو بھی اللہ کی راہ میں دیا جائے، وہ صَدَقہ ہے۔[1] اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحکام سیکھنے اور ان

1 ...ملفوظات امیر اہلسنت، جلد:1، قسط:21، صفحہ:402 ماخوذاً۔

پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

گھر کی دیوار سلامت رہے گی (وظیفہ)

یَا ظَاہِرُ

جو کوئی گھر کی دیوار پر یَا ظَاہِرُ لکھ دے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! گھر کی دیوار سلامت رہے گی۔ [1] اللہ پاک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... فیضانِ سنّت، فیضانِ بسم اللہ، صفحہ: 173۔